Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رستم و سہراب

रुस्तम सोहराब, ताज कं० लाहौर

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

3(22)

رستم و سہراب

रुस्तम सोहराब, ताज कं० लाहौर

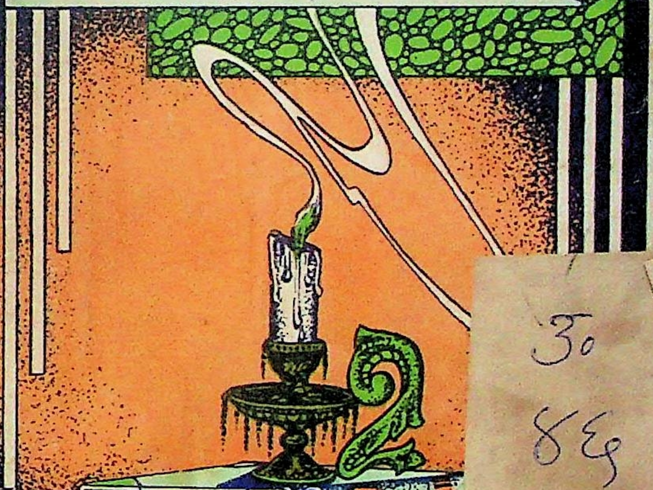

उ०
46

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

(2)|स्न

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک ضروری التماس

از راہِ کرم اپنا اسم گرامی اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں بھیج دیجیے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنے ہاں کی مطبوعات کی مکمل فہرست وقتاً فوقتاً مفت روانہ کرتے رہا کریں۔

اگر صاحبِ علم عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے کچھ پتے بھی لکھ دیں تو خاص اِحسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رستم و سہراب

از
ایم اسلم

Mohit

ناشرین
تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی
(مطبع سلطانی)

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رستم اور سہراب

سلطان محمود جو تاریخ عالم میں سلطان محمود غزنوی کے نام سے مشہور ہے - ترکمانوں کا ایک بہت نامور بادشاہ تھا - چونکہ اس کے دارالخلافے کا نام غزنی تھا - اس لیے وہ غزنوی کہلاتا تھا - یہ وہی سلطان محمود غزنوی ہے - جس نے ہندوستان پر سترہ بار حملہ کیا - سلطان بڑا پکا مسلمان تھا - اور ہندوستان پر بھی محض اسلام کو پھیلانے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی خاطر اُس نے اتنے حملے کیئے تھے۔
یہ وہ زمانہ تھا۔ جب ہندوستان
میں دیوتاؤں کی پرستش ہوتی تھی۔ اور
خدا کا نام لینے والا کوئی بھی نہ تھا
اذان کی بجائے ناقوس اور گھڑیال اور
سنکھ کی آواز مندروں اور شوالوں سے
جہاں دیوتاؤں اور دیویوں کی پرستش ہوتی
تھی سنائی دیتی تھی۔ اور آخر اسی
بہادر اور پاکباز سلطان کے دم
قدم کی بدولت اس ملک میں بھی خدا
کی پرستش ہونے لگی ؛

سلطان اگر ایک طرف ایک بہادر
اور جفاکش سپاہی تھا۔ تو دوسری طرف
بڑا علم دوست بھی تھا۔ اس کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دربار میں جہاں سرفروش مجاہد تھے۔
وہاں اپنے زمانے کے مشہور عالمِ دین۔
اور شاعر بھی تھے۔ ان شاعروں
میں سے ایک ابوالقاسم فردوسی بھی
تھا اور تمام شاعر اُس کا لوہا مانتے
تھے۔ سلطان نے فردوسی کو حکم دیا۔
کہ وہ ایران کے بادشاہوں کے حالات
نظم کر کے اس کے حضور میں پیش
کرے۔ اور فی شعر ایک اشرفی انعام
دینے کا وعدہ کیا۔
فردوسی نے تیس سال کی محنت کے
بعد شاہنامہ کے نام سے ایک ایسی کتاب
سلطان کے حضور پیش کی۔ جس سے فردوسی
کے نام کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی
شاہنامہ میں جہاں اور سینکڑوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دلچسپ داستانیں ہیں - ان میں سے ایک رستم اور سہراب کا قصہ بھی ہے -

نہ رستم کوئی فرضی نام ہے - اور نہ ہی سہراب - رستم باپ تھا - اور سہراب بیٹا - اور فردوسی نے نہایت درد انگیز انداز میں باپ کے ہاتھ سے بیٹے کے قتل ہونے کا قصہ نظم کیا ہے ؛

یوں تو رستم بادشاہ ایران کا ایک پہلوان تھا - لیکن فردوسی نے اس کا قصہ کچھ نمک مرچ لگا کر پیش کیا ہے - کہ آج رستم کے نام سے ہزاروں افسانے دُنیا میں مشہور ہیں -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شاہنامہ میں فردوسی خود کہتا ہے کہ ؎

منش کردہ ام رستم داستاں
دگرنہ یلے بود در سیستاں

(میں نے اس کا نام تصنیف میں بلند کر دیا ہے۔ ورنہ یوں تو سیستان کا رہنے والا ایک پہلوان ہی تھا)۔

سیستان ایران کے ایک علاقے کا نام ہے۔ یہاں پہلوانوں کا ایک بہت مشہور خاندان آباد تھا۔ منوچہر بادشاہ ایران کے دربار میں اس خاندان کے بانی سام کی اگرچہ بہت عزّت تھی۔ کیونکہ وہ ایک مشہور پہلوان اور فوجی جرنیل تھا۔ تاہم سام بہت دلگیر رہا کرتا کیونکہ اس کے ہاں کوئی اولاد نہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھی ﴿

وہ مسکینوں - درویشوں اور فقیروں
کی بہت خدمت کرتا - اور اِن سے
دُعائیں منگواتا - ایک روز اُس نے
خواب میں کسی بزرگ کو دیکھا - اِس
بزرگ نے اِس سے کہا - کہ اے سام!
خدا تجھے ایک ایسا بیٹا عطا کرے گا -
جسے دُنیا دیکھ کر تعجّب کرے گی ﴿
کچھ روز گزرنے کے بعد اُس کے
گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہر طرف سے
مُبارک سلامت کا شور بلند ہوا - اور
شہر کے بڑے بڑے سردار اُسے
دیکھنے کو آئے - لیکن جو کوئی دیکھتا
خوش ہونے کی بجائے تعجب کرتا - اس
بچے کے بدن پر لمبے لمبے سفید بال تھے.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور ہاتھ پاؤں کا بہت مضبوط تھا۔
سام نے بیٹے کا نام زال رکھا۔ فارسی
زبان میں بوڑھے آدمی کو زال کہتے
ہیں۔ لیکن محبت کی بجائے اسے بچے
سے کچھ نفرت سی ہو گئی۔
آخر ایک روز بچے کو گود میں لے
کر گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور کوہ البرز
کی جو شہر سے قریب ہی تھا۔
راہ لی۔ پہاڑ پر پہنچ کر سام نے
ایک چٹان پر بچے کو لٹا دیا۔ اور
خود گھر لوٹ آیا۔ ممتا کی ماری ماں
کی فریاد کا بھی سام پر کچھ اثر نہ
ہوا۔

زال دن بھر اس چٹان پر پڑا رہا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جب بھوک لگتی تو رونے لگتا - کبھی اپنا انگوٹھا منہ میں ڈال کر چوسنے لگتا - شام کے وقت ایک بہت بڑا جانور جس کا نام قصے کہانیوں میں سیمرغ لکھا ہے پہاڑ پر آیا - اس چٹان کے پاس ہی ایک جگہ اس کا گھونسلا تھا - اور گھونسلے میں اس کے بچے تھے - زال کے رونے کی آواز سن کر گھونسلے سے نکل کر چٹان کی طرف آیا - پہلے تو انسان کے بچے کو تعجب سے دیکھتا رہا - پھر خدا نے اس کے دل میں رحم ڈالا اور وہ زال کو پنجوں میں اٹھا کر اپنے گھونسلے میں لے آیا اور اپنے بچوں کے ساتھ اس کی بھی پرورش کرنے لگا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بچے کو جنگل میں چھوڑ آنے کے بعد
ساقم پھر پریشان رہنے لگا۔ کیونکہ اب
وہ بچے کی طرف سے نا اُمید ہو چکا
تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اُسے جنگل کے
درندے چیر پھاڑ گئے ہوں گے۔ لیکن
ایک روز اس نے پھر اُسی بزرگ کو
جس نے اُسے بیٹا پیدا ہونے کی خوش
خبری دی تھی۔ خواب میں دیکھا۔
اس بزرگ نے اُسے بہت ملامت
کی اور کہا:-

"اے سنگ دل انسان! تُو خدا کو
کیا جواب دے گا۔ خدا نے تیری فریاد
سُنی۔ اور تجھے بیٹا عطا کیا۔ لیکن تُو
اتنا ظالم نکلا کہ اُسے پہاڑ میں چھوڑ
آیا۔ افسوس! تجھے ننھی سی جان پر رحم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بھی نہ آیا ۔

" تیرا بیٹا ابھی تک زندہ سلامت ہے ۔ اور ایک سیمرغ کے گھونسلے میں پرورش پا رہا ہے ۔ اُٹھ اُسے تلاش کر کے لا ۔ تو نہیں جانتا کہ زال کی نسل سے ایک ایسا پہلوان ہو گا ۔ جو تیرا اور تیرے خاندان کا نام روشن کرے گا ۔

یہ خواب دیکھ کر اُٹھا ۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر البرز پہاڑ پر پر پہنچا ۔ سب سے پہلے جو چیز نظر آئی ۔ وہ زال تھا ۔ جو سیمرغ کے بچوں کے ساتھ ایک چٹان پر کھیل رہا تھا ۔ بچے کو دیکھ کر سجدۂ شکر بجا لایا ۔ اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بچے کے سلامت ملنے کی خوشی میں ایک بہت بڑا جشن کیا - اور غریبوں اور مسکینوں کو بہت سا روپیہ خیرات کیا -

جب زال جوان ہوا - تو بادشاہ نے اپنے دربار کے ستارہ شناسوں اور نجومیوں کو حکم دیا - کہ وہ زال کا زائچہ تیار کر کے پیش کریں - کچھ روز گزرنے کے بعد نجومیوں نے بادشاہ سے عرض کیا - کہ جہاں پناہ! زال اپنے وقت کا ایک بہت نامور پہلوان ہوگا اس کی نسل میں ایک اور پہلوان پیدا ہوگا - اور دنیا میں اس کی بہادری اور شہزوری کی دھوم مچ جائے گی - لیکن آخری عمر میں زال کو ایک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بہت بھاری صدمہ اُٹھانا پڑے گا۔ جس کے آنے والی دُنیا میں لوگ افسانے سنا کریں گے۔

اس زمانے میں لوگوں کو نجومیوں اور ستارہ شناسوں کی باتوں پر بڑا یقین ہوا کرتا تھا۔ سام یہ پیشین گوئی سُن کر بہت فکرمند ہوتا۔ اور زال اب اپنے بادشاہ اور مُلک کی خدمت کرنے لگا۔ کسی موقع پر بادشاہ منوچہر نے زال کو لاؤ لشکر دے کر ایک مہم پر بھیجا۔ جب فتحیاب ہو کر واپس آیا۔ تو ایک بادشاہ سے جس کا نام مہراب تھا۔ اُس کی مُلاقات ہوئی۔ مہراب کی ایک بیٹی تھی۔ جس کا نام رودابہ تھا یہ لڑکی بڑی حسین تھی۔ زال نے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

روُدابہ سے شادی کر لی۔ اور بیوی کو اپنے وطن زابلستان میں لے آیا ❊

کچھ مُدّت کے بعد روُدابہ کو خُدا نے ایک بیٹا عطا کیا ۔ زال نے بیٹے کا نام رُستم رکھا۔ زال نے نجومیوں کو رُستم کا زائچہ تیار کرنے کا حکم دیا ۔ نجومیوں نے غور و فکر کے بعد عرض کیا ۔ کہ رُستم کا نام دُنیا میں آفتاب کی طرح روشن ہو گا۔ جس طرف جائے گا ۔ فتح اور کامیابی اس کے قدم چومے گی ۔ اس کی بہادری اور شہزوری کے دُنیا میں چرچے ہوں گے لیکن ایک وقت ایسا بھی آئے گا۔ جب یہ اپنے ہاتھ سے اپنی نسل کاٹے گا ❊

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زال چونکہ بادشاہ اور ملک کی خدمت
کرتا تھا۔ رستم اپنے دادا سام
کے پاس رہنے لگا۔ رستم ابھی بچہ
ہی تھا۔ لیکن اپنے سے بڑے لڑکوں کو
مار گراتا وہ جانتا ہی نہ تھا کہ خوف اور
خطرہ کس چیز کا نام ہے ۔

جب بادشاہ منوچہر نے رستم کو
دیکھا تو اپنے دربار کے بڑے تجربہ کار
پہلوانوں کو اس کی تربیت پر مقرر کیا۔
جب رستم جوان ہوا۔ تو اس وقت
بادشاہ منوچہر کی سمرقند کے بادشاہ
افراسیاب سے جنگ ہو رہی تھی۔ جب
رستم مقابلے پر آیا۔ تو اس نے سب
پہلوانوں کو مار بھگایا۔ اور افراسیاب
شکست کھا کر بھاگ گیا۔ منوچہر نے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رستم کو انعام و اکرام سے مالامال کر دیا ۔

جب منوچہر مر گیا ۔ تو اُس کی جگہ کیکاؤس ایران کا بادشاہ ہوا ۔ کیکاؤس نے رستم کو اپنی فوج کا سپہ سالار بنا کر حکم دیا ۔ کہ ملک میں جتنے سرکش سردار ہیں ۔ اُنہیں راہِ راست پر لائیے ۔ چنانچہ رستم ایک لشکر ساتھ لے کر اُن کی سرکوبی کو نِکلا ۔ فردوسی نے رستم کی اِن لڑائیوں کو شاہنامہ میں "ہفت خواں" کے نام سے خوب نمک مرچ لگا کر لکھا ہے ۔

اپنی انہی لڑائیوں کے دوران میں ایک روز رستم بادشاہ سمنگانِ کے ملک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں شکار کھیلنے گیا - اُس کے دشمنوں
کو جب معلوم ہوا کہ رستم اکیلا ہی آ
نکلا ہے - تو اُنہوں نے چاروں طرف سے
اُسے گھیر لیا - لیکن رستم نے سب
دشمنوں کو قتل کر ڈالا - شاہ سمنگان
کی بیٹی تہمینہ کو جب رستم کے کارناموں
اور بہادری کا علم ہوا - تو اُس نے باپ
کی اجازت سے رستم کے ساتھ شادی
کر لی ॰

رستم، تہمینہ کو زابلستان لے آیا -
ابھی وطن آئے چند روز ہی ہوئے تھے -
کہ بادشاہ کیکاؤس نے اُسے بُلوا بھیجا -
اِن ایام میں تہمینہ کے ہاں بچہ پیدا
ہونے والا تھا - رستم نے اپنے بازو سے
ایک "مہرہ" جس میں نایاب موتی اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جواہرات لگے ہوئے تھے، دیا۔ اور کہا۔" اگر خدا نے ہمیں لڑکا دیا تو وہ جب جوان ہو تو اُس کے بازو پر یہ مُہرہ باندھ دیجیو۔ اور اگر لڑکی ہو تو جوان ہونے پر اُس کی پیشانی پر اُسے باندھنا۔ اور مجھے بھی فوراً خبر کر دینا۔ میں اِس مُہرہ کو دیکھ کر اپنے بچے کو پہچان لُوں گا"۔

رُستم کے جانے سے کچھ عرصہ بعد تہمینہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ زال نے پوتے کا نام سہراب رکھا۔ اور ایک قاصد رُستم کی طرف بھی بھیج دیا۔

جب سہراب نے ہوش سنبھالا تو زال نے بڑے نامی گرامی پہلوان اِس کی تربیت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے لئے مقرر کر دیئے - اور آخر وہ وقت بھی آیا - کہ زابلستان کا ہر ایک پہلوان سہراب سے خم کھانے لگا ۔

رستم کو بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر ایک مدت کے بعد ایسے وقت ملی جب وہ بادشاہ کے دشمنوں سے جنگ کر رہا تھا رستم نے وہیں سے بہت سا زر و جواہر بیوی کو بھیجا - اور قاصد کو بھی بہت انعام دیا ۔

اب سہراب جوان ہو چکا تھا - اور رستم ابھی تک بادشاہ کے دشمنوں کے خلاف لڑ رہا تھا - ایک روز سہراب نے ماں سے پوچھا کہ اس کا باپ کون ہے - اور وہ کیوں ابھی تک اس سے ملنے نہیں آیا ؟" ماں نے کہا - کہ "بیٹا! تیرے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

باپ کا نام رستم ہے ۔ اور وہ ایک مدّت سے بادشاہ کے دشمنوں سے لڑ رہا ہے ہے۔"

سہراب بولا:-

"ماں تم مجھے اجازت دو کہ میں بھی اپنے باپ کی کچھ خدمت کروں۔"

ماں بولی:-

"میرے نورِ نظر! مجھے خود معلوم نہیں کہ تمہارا باپ کہاں ہے ۔ تم اُسے کیسے تلاش کر سکو گے؟"

سہراب نے کہا:-

"ماں! انسان اگر ہمّت کرے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔"

تہمینہ کو یہ تو معلوم تھا کہ رستم کہاں ہے ۔ لیکن وہ اس بات سے ڈرتی تھی ،

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہ کہیں رُستم کے دُشمن اُس کے بیٹے
کو کچھ نقصان پہنچائیں ۔

آخر سہراب نے کہا۔
"ماں! میرے باپ کی اگر کوئی نشانی ہو
تو مجھے دو ۔ تاکہ نشانی دیکھ کر وہ مجھے
پہچان تو لے" ۔

تہمینہ نے اُسے وہی مُہرہ جو رُستم دے
گیا تھا ۔ نکال کر دیا ۔ اور اُس کے بازو
پر باندھ کر بولی :۔
"یہ مُہرہ دیکھ کر تُمہارا باپ تمہیں پہچان
لے گا"

آخر سہراب گھر والوں سے رُخصت ہو کر
باپ کی جستجو میں وطن سے چل
پڑا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب افراسیاب
سمرقند کا بادشاہ تھا ۔ اور کیکاؤس اور
افراسیاب میں مدّت سے جنگ ٹھنی ہوئی
ہو ۔ جب افراسیاب کو سہراب کی
شجاعت اور شہزوری کا علم ہوا ۔ تو اُس
نے اُسے اپنے دربار میں بلایا۔ جب
سہراب افراسیاب کے پاس گیا، تو
بادشاہ نے اُس کی بڑی عزت کی ۔
اور بہت سے زر و جواہرات دیئے ۔ اور
اپنے لشکر کا سردار مقرر کر کے کیکاؤس
کے مقابلے پر بھیج دیا ؛

سہراب نے کیکاؤس کے ملک پر
حملہ کر کے چاروں طرف قتل و غارت کا
میدان گرم کر دیا ۔ اور کیکاؤس کے کئی
ایک نامی گرامی پہلوان قتل کر ڈالے ۔ اِن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دنوں رستم بادشاہ کے دشمنوں سے کسی اَور ملک میں جنگ کر رہا تھا ۔ کیکاؤس نے اُس کے پاس اپنے قاصد بھیجے ۔ اَور کہلا بھیجا کہ اِدھر کی مہم کسی اَور کے سپرد کرو اور اِدھر کی خبر لو ۔ افراسیاب کے لشکر میں ایک ایسا بہادر پہلوان ہے کہ اُس نے ہمارے کئی نامی گرامی پہلوان قتل کر ڈالے ہیں ۔ یہ پہلوان طوفان کی طرح ہمارے ملک پر بڑھا چلا آ رہا ہے ۔ اور کسی میں اُس کی روک تھام کی ہمت نہیں ؞

جب رستم کو بادشاہ کیکاؤس کا پیغام ملا ۔ تو وہ مارا مارا سہراب کے مقابلے کو چل دیا ۔ اُس کے آنے سے ایرانیوں کے حوصلے بڑھ گئے ۔ اور آخر ایک روز

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اِس میدان میں آ نکلا - جہاں سہراب لشکر لیئے پڑا تھا ۔

میدانِ جنگ میں جانے سے پیشتر سہراب نے اپنے لشکر کے ایک بوڑھے پہلوان سے جس کا نام ہجیر تھا - ایرانی پہلوانوں کے نام پوچھے - ہجیر نے سب پہلوانوں کے نام بتائے لیکن جب سہراب نے رستم کے خیمے کی طرف اشارہ کرکے کہا ۔

"ہجیر! یہ کس پہلوان کا خیمہ ہے - جس کے آگے پیچھے یہ سب پہلوان کھڑے ہیں - اتنی شان و شوکت تو میں نے خود کیکاؤس کی بھی نہیں دیکھی ۔"

ہجیر رستم کو جانتا تھا - لیکن اس نے کسی مصلحت سے سہراب کو رستم کا نام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہ بتایا - اور یہ کہہ کر ٹال دیا - کہ "یہ
بھی کوئی پہلوان ہی ہے" سہراب بار بار
ہجیر سے رستم کا پتہ نشان پوچھتا تھا -
لیکن ہجیر کشتی کرنے کے بہانے سے
اسے ٹال دیتا - آخر سہراب ہتھیار سجا کر
میدان میں نکلا - کیکاؤس کی فوج میں سے
کئی ایک بہادر پہلوان اس کے مقابلے
کو آئے - لیکن سہراب نے ایک ایک کر
کے سب کو مار گرایا - رستم اپنے
خیمے میں بیٹھا ہوا سہراب کی بہادری کی
داد دے رہا تھا - سہراب کیکاؤس
کے پہلوانوں کو مارتا ہوا بادشاہ کیکاؤس
کے خیمے تک جا پہنچا - لیکن وقت پر
بادشاہی سردار آ پہنچے - اور سہراب
سب کو راستہ سے ہٹاتا ہوا اپنے لشکر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں واپس آ گیا ۔

دوسرے روز رستم خود مقابلے کے لئے نکلا ۔ اور سہراب بھی بپھرے ہوئے شیر کی طرح اپنے لشکر سے نکل کر مقابلے کو آ گیا ، رستم اسے دیکھ کر بولا :-
"پہلوان ! مجھے تیری جوانی اور رعنائی پر رحم آتا ہے ۔ اور میرا ہاتھ تلوار نکالنے سے رکتا ہے "

سہراب :- "پہلوان ! جب ایک شیر دوسرے شیر کے مقابلے کو نکلتا ہے ۔ تو دونوں غراتے نہیں ۔ بلکہ بہادری کے جوہر دکھاتے ہیں "

رستم :- تو نے ٹھیک کہا ہے ۔ لیکن شاید تجھے معلوم نہیں ۔ کہ میری تلوار کا نام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

موت ہے ۔ اور میرا نام ہے ۔ موت
کا فرشتہ، لیکن جانے کیا بات ہے ۔
کہ میرا دِل تجھ سے لڑنے کو نہیں
چاہتا ہے"
سہراب :- جو کچھ تو نے کہا ہے ۔ ٹھیک
ہو گا ۔ جب شیر بوڑھا ہو جاتے ۔ تو
اسی قسم کے بہانے کیا کرتا ہے"
رستم :- پہلوان ! خدا کی قسم ! تیری باتیں
سن کر میرا خون جوش مارنے لگتا ہے ۔
لیکن تجھے قتل کرنے کو میرا دِل نہیں
چاہتا "
سہراب :- پہلوان ! میری تلوار کی کاٹ کا
حال اپنے ایرانیوں سے پوچھ جو میرے
ایک بھی حملے کی آج تک تاب
نہیں لا سکے ۔ میں نے ایران کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زمین کو ایرانیوں کے خون سے لالہ زار
بنا دیا ہے ۔ تو کس خیال میں
ہے ؟"

رستم :۔ بیشک میں تیری بہادری کا حال
سن بھی چکا ہوں ۔ اور کل آنکھوں
سے دیکھ بھی لیا ہے ۔ واقعی ! تو
بڑا بہادر اور جوانمرد آدمی ہے لیکن
میرا دِل نہیں مانتا کہ میں تجھے بھی ذبح
کر ڈالوں ؟

سُہراب :۔" بہادر آدمی عورتوں کی طرح باتیں
نہیں کیا کرتے ہمت ہے تو سامنے
آ ؟"

رستم :۔ نوجوان ! صبر کر ! مجھے اپنے قتل
پر آمادہ نہ کر ۔ تو نے ابھی
زمانے کا کچھ نہیں دیکھا ۔ میں چاہتا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہوں - کہ تو زندہ رہے - میرے دل میں تیری محبت پیدا ہو رہی ہے "

سہراب :- " تو ان مکر کی باتوں سے مجھے فریب نہیں دے سکتا - تاہم اتنا میں بھی مانتا ہوں - کہ تیری باتیں میرے کانوں کو خوشگوار معلوم ہوتی ہیں - لیکن جب بادشاہ کے حق نمک کا خیال آتا ہے - تو میرا خون جوش مارنے لگتا ہے - اور میری تلوار نیام کے اندر تڑپنے لگتی ہے "

رستم :- " کتنا افسوس ہے - کہ تو محبت کی باتوں کا جواب بھی غصے سے دیتا ہے "

سہراب :- " محبت کی باتوں کے پردے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہیں دُشمنی کا خوف بھی ہوتا ہے "

رُستم :۔ اچھا! اگر تیری موت میرے ہاتھوں سے لکھی ہے۔ تو میں مجبور ہوں۔ اچھا تھا۔ کہ تو میدان سے واپس چلا جاتا اور اس دُنیا کی کچھ عرصہ سیر کرتا۔ جس دُنیا میں مرنے کے بعد انسان واپس نہیں آسکتا "

سہراب :۔ بہادر کی دُنیا جنگ کا میدان ہے۔ دُشمن کو مارا تو تخت ورنہ تختہ۔ بہادر میدان میں آ کر مردانگی کے جوہر دکھائے بغیر واپس نہیں جاتے "

آخر رستم نے نیام سے تلوار کھینچی۔ اور سہراب کی تلوار بھی بجلی کی تڑپ کی طرح نیام سے باہر نکلی۔ دونوں تلواروں سے آگ کی چنگاریاں نکلیں۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور تلواریں بیکار ہو گئیں - پھر دونوں
نے گرزے سنبھالے گرزوں کی آواز ایسی
معلوم ہوتی تھی - گویا پہاڑوں پر بجلی
کڑک رہی ہے - دونوں پہلوان بڑے
غضب سے ایک دوسرے پر حملہ کرتے
لیکن دونوں پہاڑ کی طرح اپنی جگہ سے
نہ ہلتے - جب گرز بھی ٹوٹ گئے
تو سہراب نے جست کر کے رستم کو کمر
سے پکڑ کر زمین پر پٹخ دیا - اور اس
کے سینے پر پاؤں رکھ کر خنجر نکال
لیا ٭

رستم بولا -

" پہلوان! واقعی تو بہت بہادر ہے - اب
میں تیرے بس میں ہوں - لیکن میرے
ملک کا یہ دستور نہیں - اور نہ بہادروں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہی کا یہ شیوہ ہے"

سہراب :- "پہلوان ! فتح شکست تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ لیکن بتا تیرے ملک میں کیا دستور ہے ۔ اور دشمن پر قابو پا کر بہادر کیا کرتے ہیں"

رستم :- "پہلوان جب کسی کو مغلوب کرتے ہیں ۔ تو اسے دوسرا موقع دیتے ہیں ۔ اسی سے دنیا میں اُن کا نام ہوتا ہے"

یہ سنتے ہی سہراب نے رستم کو چھوڑ دیا اور اگلے روز اسی میدان میں پھر آنے کا وعدہ لے کر اپنے لشکر میں واپس آ گیا ۔

واپس آ کر اس نے پھر اپنے لشکریوں سے رستم کا پتہ نشان پوچھا ۔ لیکن کسی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے اُسے کچھ نہ بتایا - بادشاہ افراسیاب کو بھی افسوس تھا کہ مکر کی باتوں میں آ کر سہراب نے رستم کو چھوڑ دیا ۔

آج رات رستم خدا کی درگاہ میں دعا مانگتا رہا - اور گریہ و زاری کرتا رہا ۔

دوسرے روز دونوں تیار ہو کر پھر میدان میں آ گئے - لیکن آج تقدیر کا پانسہ پلٹ چکا تھا اور قسمت کا لکھا پورا ہونے والا تھا - جب تلواریں اور گرز بیکار ہو گئے - تو دونوں میں زور آزمائی ہونے لگی - آخر رستم نے سہراب کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ، اور کمر سے خنجر نکال کر اس کے سینے میں گھونپ دیا -

سہراب نے ایک سرد آہ بھر کر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہا :-

"افسوس! میں باپ کو دیکھے بغیر اِس دُنیا سے رخصت ہو رہا ہوں، کاش! آج کوئی میرے باپ کو جا کر کہہ دے۔ کہ تیرا بیٹا سُہراب کسی دغاباز کے ہاتھ سے قتل ہو گیا"

رُستم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تو کون ہے ۔ اور تیرا باپ کون ہے؟"

سُہراب :- "میں رُستم کا بیٹا ہوں ۔ اور میرا نام سہراب ہے ۔میں باپ کی تلاش میں وطن سے نِکلا اور افراسیاب کے لشکر میں شامل ہو گیا"

اپنا نام سُن کر رستم کا دِل خوف سے بیٹھنے لگا ۔ وہ سُہراب کے پاس بیٹھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کر بولا ۔

"تیرے باپ کی کوئی نشانی بھی ہے؟"

سہراب :- "میری زرہ کے نیچے میرے بازو پر ایک "مہرہ" ہے ۔ یہی میرے باپ کی نشانی ہے"

رستم نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سہراب کی زرہ کھولی ۔ جب "مُہرہ" دیکھا ۔ تو سر پیٹ لیا ۔ اور سہراب کا سر زانو پر رکھ کر بار بار اس کی پیشانی کو چومتا اور روتا ۔

سہراب نے پوچھا :-

"کیا تو ہی رستم ہے ؟ ہائے افسوس! میں نے اپنے لشکریوں سے بہت پوچھا ۔ لیکن کبھی نے بھی میرا نام نہیں بتایا۔"

رستم سر پیٹ کر بولا :-

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

"اب میں تیری ماں کو کیسے منہ دکھاؤں گا۔ تیرے دادا زال کو کیا جواب دوں گا۔ سہراب جان پدر! خدا کے لئے مجھ سے بات کر۔ بیٹا! میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑ کاٹ ڈالی"

سہراب نے جس پر موت کی بےہوشی طاری ہو رہی تھی۔ باپ کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا۔

"شکر ہے۔ کہ میں نے مرنے سے پہلے باپ کو دیکھ لیا۔ اب میری تم سے صرف یہ درخواست ہے کہ میرے لشکریوں سے کچھ نہ کہنا۔ نہ کسی کو قتل کرنا۔ اور نہ بادشاہ کے ملک پر حملہ کرنا۔ اور میری لاش میری ماں کے پاس لے جانا"

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

یہ کہہ کر سہراب موت کی آغوش میں تڑپنے لگا - اِدھر دونوں لشکر تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ میدان میں ہو کیا رہا ہے - رُستم کیوں بار بار سینے پر ہاتھ مارتا ہے ؟ اِن کا خیال تھا کہ رُستم بھی زخمی ہو گیا ہے - آخر رُستم کے کچھ رفیق اِس کے پاس آئے اور باپ کے ہاتھ سے جوان بیٹے کے قتل کا ماجرا سُن کر رُستم کے ساتھ مِل کر سہراب کا ماتم کرنے لگے ۔

بادشاہ کیکاؤس کے پاس ایک ایسا مرہم تھا - جس کے لگانے سے مہلک سے مہلک زخم بھی فوراً بھر آتا تھا - اُس مرہم کا نام "نوش دارو" تھا - رُستم نے بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے پاس اپنا آدمی یہ مرہم لینے کے لئے
بھیجا۔ لیکن کیکاؤس دل میں رُستم سے
ناراض تھا۔ کیونکہ ایک روز کسی بات سے
ناراض ہو کر رُستم نے بھرے دربار میں
یہ کہہ دیا تھا کہ میں جسے چاہوں ایران
کا بادشاہ بنا سکتا ہوں۔ اُسے خیال آیا
کہ پہلے تو اُسے رُستم ہی کا خوف تھا۔
اب اگر باپ بیٹا دونوں مل گئے۔ تو
نہ جانے اس سے کیا سلوک کریں۔
اِس لئے اُس نے یہ جواب دیا "نوش دارو
تو اِس وقت پاس نہیں، محل میں ہے۔
اور دکھاوے کے طور پر اُسی وقت ایک
تیز رفتار سوار کو "نوش دارو" لانے کے
لئے دارالخلافہ کی طرف بھیج دیا۔

بادشاہ کا جواب آتے آتے سہراب نے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

باپ کی گود میں دم دے دیا ۔

رستم اپنے بیٹے سہراب کی لاش ایک تابوت میں رکھ کر اپنے وطن زابلستان میں لے آیا اور لشکر واپس جانے کی کیکاؤس سے اجازت دلا دی ۔

اِس طرح نجومیوں کا کہا پُورا ہُوا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اِس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور۔ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج
کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج

کمپنی لمیٹڈ

لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE